



سوال

(32) لادمن - ابن - جی - اوز سے مالی امداد کی شرعی حیثیت؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شمالی علاقہ جات اور پتھراں میں آغا خانیت کے پیروکار آغا خان فاؤنڈیشن اور آغا خان سپورٹ پروگرام وغیرہ کا آغاز کر کے غریب و نادار لوگوں کو رفاہ عامہ کے نام سے مالی تعاون کے بدلے اپنی تنظیم کی رکنیت دیتے ہیں اور خطیر رقم خرچ کرتے ہیں کیا قرآن و سنت کی رو سے ان تنظیموں کی رکنیت اختیار کر کے اس طرح فنڈ حاصل کیے جاسکتے ہیں کہ نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

انسانی زندگی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہے اس کی قدر کرتے ہوئے اسلامی اصولوں اور ضابطوں کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے، اگر یہی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں بسر ہو تو پھر یہ انسان کے لیے وبال جان بن جاتی ہے، اس لیے کوشش کرنی چاہیے کہ یہ اسلام کے سنہری ضابطوں کے مطابق بسر ہوتا کہ دنیا اور آخرت میں کامیابیوں سے ہمکنار ہو سکے۔ ان ضابطوں میں سے ایک ضابطہ اللہ تعالیٰ نے یہ مقرر کیا ہے کہ نیکی کے کاموں پر آپس میں تعاون اور برائی کی مخالفت کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ ۲ ... سورة المائدة

”نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظالم و زیادتی میں مدد نہ کرو“

جب اس سنہری ضابطہ اور اصول کے مطابق ہم فی نفسہ مسئلہ پر غور کرتے ہیں تو پھر یہ بات روز روشن کی طرف عیاں ہوتی ہے کہ ہمیشہ لادینی طاقتوں نے رفاہ عامہ کے نام مسلمانوں پر خرچ کر کے ان کو بے راہ روی پر چلانے اور ان کے درمیان باطل عقائد کی ترویج کی ہے۔

ماضی کی طرح اب بھی شمال علاقہ جات میں لوگوں کی غربت اور بنیادی سہولتوں سے محرومی دیکھ کر آغا خان تنظیم کی سرگرمیاں بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہیں، کیونکہ یہ تنظیم رفاہی کاموں پر خرچ کر کے مسلمانوں کی اپنی تنظیم کارکن بناتی اور اہل اسلام کے اندر اپنے باطل نظریات کی ترویج کرتی ہے اس طرح سے اس تنظیم کا کارکن بنا اور مالی تعاون لینا یہ برائی پر تعاون اور اس کے برے مقاصد کی تکمیل ہے جو کہ شرعاً کسی طرح بھی جائز نہیں، بلکہ منع اور حرام ہے اس کے علاوہ جب ایک چیز کے فوائد بھی ہوں اور نقصانات بھی لیکن نقصانات زیادہ ہوں۔ تو اس سے فوائد لینا جائز نہیں ہوتا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا کے بارے میں فرمایا:



يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخُمْرِ وَالْبَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنْفَعٌ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا الْكَبِيرُ مِنْ نَفْعِهِمَا ... سورة البقرة ۲۱۹

کہ ان دونوں میں فوائد بھی ہیں لیکن مفاسد فوائد سے زیادہ ہیں اس لیے ان کے منافع اور فوائد کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جب کسی چیز میں دو احتمال ہوں، یعنی لہجائی اور برائی، تو پھر احتیاط والی جانب کو اختیار کرنا چاہیے، جیسا کہ مشکوٰۃ باب اللعان میں ہے کہ آپ ﷺ نے سودہ بنت زمعہ کو ان کے بھائی سے بطور احتیاط پردہ کا حکم دیا تھا۔

صورت مسئلہ میں آغاخان کی امداد لینے میں اگرچہ ظاہری فوائد ہیں، لیکن اس کے نقصانات زیادہ ہیں کیونکہ اس امداد کے عوض وہ اپنے غلط نظریات اور مذموم مقاصد حاصل کرتے ہیں، اس لیے اس قسم کی تنظیموں سے امداد لینا یہ برائی اور غلط نظریات کی ترویج پر تعاون ہے جو کہ شرعاً حرام ہے۔ اہل اسلام پر ان سے بچنا ضروری ہے اور حکومت کو بھی چاہیے، وہ ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو روکے تاکہ سادہ لوح مسلمان بے راہ روی کا شکار نہ ہونے بچ سکیں۔ فقط حافظ عبدالوہاب روپڑی

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محدیہ

ج 1 ص 215

محدث فتویٰ